احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 2- ستمبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 196 | ہفتہ-5 ربیع الثانی-1416ھ' 2 تبوک 1374 ہش' 2- ستمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب انسان سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ پھر اسے نیک اعمال کی توفیق ملتی ہے۔ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ خدا اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے اور وہ تقدیر جو شامت اعمال سے اس کے لئے مقرر ہوئی ہے' دور کی جاتی ہے۔ اس امر کے دلائل بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ انسان اپنی اس مختصر زندگی میں بلاؤں سے محفوظ رہنے کا کس طرح قدر محتاج ہے اور چاہتا ہے کہ ان بلاؤں اور وباؤں سے محفوظ رہے جو شامت اعمال کی وجہ سے آتی ہیں اور یہ ساری باتیں سچی توبہ سے حاصل ہوتی ہیں۔ پس توبہ کے فوائد میں سے ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا حافظ اور نگران ہو جاتا ہے۔ اور ساری بلاؤں کو خدا دور کر دیتا ہے اور ان منصوبوں سے جو دشمن اس کے لئے تیار کرتے ہیں ان سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کا یہ فضل اور برکت کسی سے خاص نہیں بلکہ جس قدر بندے ہیں خدا تعالیٰ کے ہی ہیں۔ اس لئے ہر ایک شخص جو اس کی طرف آتا ہے اور اس کے احکام اور اوامر کی پیروی کرتا ہے وہ بھی ویسا ہی ہو گا جیسے پہلا شخص توبہ کر چکا ہے۔ وہ ہر ایک سچی توبہ کرنے والے کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے اور اس سے محبت کرتا ہے۔

(ملفوظات چہارم صحفہ 120)

وقفِ جدید اور انصار کی ذمہ داریاں

وقف جدید انجمن احمدیہ کے نئے سال کے آغاز پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ٦- جنوری ١٩٩٥ء کے خطبہ میں ارشاد فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وقف جدید کو خدا تعالیٰ نے جو بعد میں' برکتیں عطاء فرمائی ہیں وہ اس بات کی مظہر ہیں کہ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کے دل میں یہ تحریک 'ایک الہٰی تحریک ہی تھی اور جو ولولہ' اللہ تعالیٰ نے ڈالا تھا وہ الہٰی ولولہ تھا جو ساری جماعت کے دلوں میں منتقل ہونا شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ یہ تحریک اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مستحکم ہو چکی ہے"

نیز حضرت صاحب نے اس موقع پر جماعت احمدیہ پاکستان کو یہ خوشخبری دی کہ:-

"خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی جماعت پاکستان کو یہ اعزاز نصیب ہوا ہے کہ سب دنیا کے وقف جدید کے قربانی کرنے والوں کے مقابل پر پاکستان نے سب سے زیادہ قربانی دی ہے۔"

(سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) کہ پاکستان کی جماعت مسلسل دوسرے سال بھی دنیا بھر میں اول قرار پائی ہے۔ اس اعزاز کو اب سنبھالنے کے لئے وقف جدید کے ہر مجاہد کو پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنا ہو گی۔ یاد رہے کہ (صاحب ایمان) کا قدم ہمیشہ آگے کی طرف اٹھتا ہے۔ لہٰذا اپنے مقام و مرتبہ اور ذمہ داریوں کو پہچان کر تمام انصار بھائی نئے سال کے وقف جدید کے چندہ میں نہ صرف اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لیں بلکہ بروقت ادائیگی سے اپنی عالمگیر ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں۔ تمام ناظمین و زعماء اعلیٰ اور مقامی زعماء کرام کوشش کریں کہ ہر ناصر اپنی استعداد/ حیثیت کے مطابق اس الہٰی تحریک میں حصہ دار بنے۔ ٢- اپنے اہل و عیال کو بھی شامل کریں۔ حتیٰ کہ ایک دن کے بچہ کو بھی شامل کریں۔ ٣- وعدہ جات کے مطابق وصولی بتدریج یقینی بنائیں اور اگر بقایا جات ہوں تو وہ بھی کلیر کریں۔

٤- ذی ثروت احباب کو معاونین خصوصی کی صف میں شامل کیا جائے۔ صف اول کے خصوصی معاونین کے لئے کم از کم چندہ ایک ہزار روپے ہے اور صف دوم کے لئے کم از کم پانچ صد روپے۔

اللہ تعالیٰ سب انصار بھائیوں کو وقف جدید کی الہٰی تحریک کی عالمگیر ذمہ داریوں کو بروقت ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ (آمین)

(قائد- وقف جدید مجلس انصار اللہ پاکستان- ربوہ)

کامیابی کیلئے مقصد کا واضح ہونا ضروری ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

کسی مقصد کے حصول کے لئے یہ ایک نہایت اہم اور ضروری بات ہے کہ وہ معین اور واضح طور پر ہمارے سامنے ہو اگر وہ معین اور واضح طور پر ہمارے سامنے نہیں تو اس کا حصول پہلے ہی دن سے ناممکن ہو جائے گا۔ (کلام الہٰی) نے ہر مقصد بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ کیونکہ یہ کتاب مبین ہے اور (کلام الہٰی) نازل کرنے والے نے ایسا سامان پیدا کیا ہے کہ ہر زمانہ میں (کلام الہٰی) کی تعلیم کے وہ حصے جو کتاب مکنون میں ہوتے ہیں۔ وہ ظاہر ہوتے رہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقرب بندے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ ضروریات وقت کو پورا کرنے والے نئے سے نئے علوم کو دنیا کے سامنے لاتے ہیں۔ (-)

ایک طرف توحید خالص پر قائم ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سوا ہمارا کسی اور سے نہ کوئی رشتہ باقی رہے۔ نہ کسی اور سے کوئی محبت باقی رہے۔ نہ

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم مبارک احمد صاحب ولد چوہدری سلطان احمد صاحب (جو مکرم ناصر احمد محمود صاحب مربی سلسلہ کے بڑے بھائی تھے) مورخہ 95-8-15 کو جرمنی میں وفات پا گئے۔ مورخہ 95-8-20 ان کی میت ربوہ لائی گئی۔ اسی روز بعد مغرب بیت مبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا۔

قبر کی تیاری کے بعد مکرم راجہ منیر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ گناہ سے کُلّی طور پر بیزار ہو کر خدا کی طرف رجوع کرے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

2- تبوک 1374 ہش 2 - ستمبر 1995ء

فطرت کی باتیں

انسانوں میں بعض باتوں میں اتفاق پایا جاتا ہے اور بعض باتوں میں اختلاف۔ اتفاق ان باتوں میں پایا جاتا ہے جو اسے اللہ تعالیٰ نے فطرت کے طور پر ودیعت کی ہیں۔ ان میں کسی قسم کے ردوبدل کا امکان ہی نہیں۔ انسان چاہے مشرق میں رہتا ہو چاہے مغرب میں۔ جنوب میں رہتا ہو یا شمال میں۔ وہ باتیں ہر جگہ ایک جیسی رہتی ہیں۔ اور جن باتوں میں اختلاف پایا جاتا ہے اختلاف کا یہاں مطلب یہ ہے کہ جن میں انسان مختلف نظر آتے ہیں۔ وہ اس کی اپنی بنائی ہوئی ہیں۔ اپنے اوپر اپنی طرف سے عائد کردہ ہیں۔ ان باتوں کا تہذیب سے بھی تعلق ہے۔ تمدن سے بھی تعلق ہے۔ ماحول سے بھی تعلق ہے۔ موسم سے بھی تعلق ہے۔ اور اسی طرح اور کئی باتوں سے ان کا اس طرح تعلق ہے کہ ان کے پیش نظر اس نے ان باتوں کو اپنے اوپر خود عائد کیا ہوا ہے۔ مثلاً لباس کو لیجئے۔ سردی اور گرمی میں لباس مختلف ہوتے ہیں۔ سرد ملکوں اور گرم ملکوں میں لباسوں میں بہت ہی زیادہ فرق ہوتا ہے۔

لیکن وہ چیزیں جو اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت میں ودیعت کی ہیں انہیں بدلنے پر اسے کوئی اختیار نہیں۔ ان میں سے ایک اس بات کی مثال دی جاسکتی ہے کہ دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جو سچائی کو برا سمجھتا ہو۔ بے شک وہ خود جھوٹ بولتا ہو۔ لیکن جب بھی بات کرے گا وہ سچائی کی تعریف کرے گا اور تلقین اسی بات کی کرے گا کہ لوگوں کو سچ بولنا چاہئے۔ چور بھی چوری کرنے کے باوجود چوری کو ناپسند کرتا ہے۔ اپنی چوری کو نہیں یعنی اس کا اپنا عمل جس کا تعلق چوری سے ہے اسے تو بے شک وہ برا نہ سمجھے لیکن اگر اس کی چرائی ہوئی چیز میں سے کوئی اور شخص چرالے تو وہ اس کے درپے ہو جائے گا۔ اسے برا بھلا کہے گا اور اسے شرم دلانے کی کوشش کرے گا کہ تم نے ایسا کام کیا ہے جو تمہیں نہیں کرنا چاہئے تھا۔ حالانکہ اس نے خود بھی اس چیز کو چرایا ہی تھا۔ جب چور سے بات کی جاتی ہے تو وہ عام طور پر کہتا ہے۔ بڑی محنت کا کام ہے۔ لوگ کسی اور رنگ میں محنت کرتے ہیں ہم اس رنگ میں محنت کرتے ہیں۔ چوری کرنا کوئی آسان بات تو نہیں ہے۔ اس لئے ہم حلال کی کمائی کھاتے ہیں۔ حضرت امام جماعت الاول (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ایک چور سے پوچھا کہ جب تم سونا چراتے ہو۔ سونے کے زیورات کو کیا کرتے ہو۔ کہنے لگا ہم پگھلانے کے لئے کسی سنار کو دے دیتے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اگر سنار اس میں سے کچھ سونا رکھ لے۔ تو کیا ہو گا چور کہنے لگا کہ اس کی ایسی تیسی۔ وہ چوری کا مرتکب کیوں ہو۔ گویا کہ خود وہ چوری کا مرتکب ہو اتو بات بری نہیں تھی۔ اب دوسرے نے اس کی چیز چرائی ہے اسے برا لگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فطرتاً انسان چوری کو برا سمجھتا ہے۔ ایک اور مثال لیجئے۔ ہر اچھی چیز کو انسان ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ اور ہر برائی کو دبانا یا چھپانا چاہتا ہے۔ یہ انسانی فطرت ہے جو شخص اپنی برائیوں کا ڈھنڈورا پیٹتا پھرے۔ لوگ اسے پاگل کہتے ہیں۔ اور جو شخص اپنی نیکیوں کو چھپاتا پھرے اس کے متعلق بھی کہتے ہیں کہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ اسے نیکی کا کام کرتے ہوئے دیکھ کر اوروں کو بھی ترغیب ہو گی۔ غرضیکہ نیکی کا ظاہر کرنا اور برائی کا چھپانا یہ بھی اللہ تعالیٰ نے ہماری فطرت میں ودیعت کر رکھا ہے۔ اس سے یہ بات بھی صاف ظاہر ہوتی ہے کہ سوائے اس کے کہ کوئی خاص موقعہ ہو ہمیں کھل کر نیکی کرنی چاہئے۔ لوگوں کو پتہ چلے تا وہ بھی نیکی کی طرف مائل ہوں۔ اور اسی لئے کہا گیا ہے کہ اگر آپ کو دیکھ کر کوئی اور بھی نیکی کرے گا۔ تو جس طرح اسے ثواب ملے گا اسی طرح آپ کو بھی ثواب ملے گا۔ بہرحال بعض باتیں اللہ تعالیٰ نے ہماری طبیعت میں ودیعت کر رکھی ہیں اور بعض باتیں ہم نے خود اپنے اوپر عائد کرلی ہیں۔ ان دونوں میں تفریق بہت ضروری ہے۔

میں تو ناچیز سا بندہ ہوں، سبھی سے کمتر
مرے سر کا نہیں معلوم یہ سر کس کا ہے
میرے ہاتھوں میں نہ ہے تیغ نہ ہے کوئی تبر
"تیر پہ تیر چلاؤ تمہیں ڈر کس کا ہے"

ابوالاقبال

ہمیں حضرت نے یہ تعلیم دی ہے
زباں کی شُستگی ملحوظ رکھو
کہو وہ کچھ جسے کہنا روا ہے
اگر ہے ناروا، محفوظ رکھو

آپ ناراض بھی ہوں تو مرا کیا جاتا ہے
آپ اپنے دلِ آزردہ کا در کھولتے ہیں
جھانک لیتا ہے زمانہ تو سمجھ جاتا ہے
آپ اس لہجے میں کیوں اور کہاں بولتے ہیں

عہدے کی برتری بھی بڑی چیز ہے مگر
کردار کے بغیر ہے پُستوں سے پست تر
پھُوں پھاں سے لوگ دل میں ڈریں تو ڈرا کریں
ان کی محبتوں کی ہے بالکل الگ ڈگر

منہ میں اپنے جھاگ لے آتے ہو کیوں
برف پر یہ آگ لے آتے ہو کیوں
دوسروں کی خُوش نصیبی دیکھ کر
اپنے پھُوٹے بھاگ لے آتے ہو کیوں

یونہی اوروں کو جو تحقیر سے دیکھا تم نے
علم کے کبر سے چھٹکارا ملے گا کیسے
بات کرکے جو لگا دوگے کسی ذہن پہ زخم
کس طرح ہو گا رفو اور سلیگا کیسے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے۔ اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا۔ اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے۔ کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے۔ اور چیخیں مارتا ہے۔ اور ہلاک ہونے لگتا ہے؟ پھر اگر تم کو اس خزانے کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے؟ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو۔ کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں۔ اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ بکلی اسباب پر گر گئی ہیں .... میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا۔ بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے۔ اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آ جائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو۔ مگر اس کے اذن سے۔ ایک مردہ اس پر ہنسی کرے گا۔ مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اس کے لئے بہتر تھا۔ خبردار۔ تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے آؤ ہم بھی انہی کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ ان کا خدا کیا چیز ہے؟ صرف ایک عاجز انسان۔ اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے ہیں۔ تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا۔ مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ چاہئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا۔ خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے۔ لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے۔ تم راستباز اس وقت بنو گے جب کہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو۔ اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو۔ کہ ہمیں یہ مشکل درپیش ہے۔ اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما۔ تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں۔ یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ منہ سے (اگر اللہ نے چاہا تو) بھی نہیں نکالتے ان کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔ اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں۔ نہیں بلکہ یک دفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں۔ اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ آخر بڑی حسرت سے مرو گے۔ یہ مت خیال کرو کہ دوسری قومیں کیونکر کامیاب ہو رہی ہیں۔ حالانکہ وہ اس خدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے؟ اس کا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں۔ خدا کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اسے چھوڑتا اور دنیا کی مستیوں اور لذتوں سے دل لگاتا ہے اور دنیا کی دولتوں کا خواہش مند ہوتا ہے تو دنیا کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہیں اور دین کے رو سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات میں ہی مرتا اور ابدی جہنم میں ڈالا جاتا ہے۔ اور کبھی اس رنگ میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ دنیا سے بھی نامراد رکھا جاتا ہے مگر مؤخر الذکر امتحان ایسا خطرناک نہیں جیسا کہ پہلا۔ کیونکہ پہلے امتحان والا زیادہ مغرور ہوتا ہے۔

ایک مبارک خط

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ۲۷۔ ستمبر ۱۹۳۸ء کو حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کو جو خط تحریر فرمایا وہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

مکرم سیٹھ صاحب (سلام و دعا)

آج ۲۷۔ تاریخ ہے اور اب تک عزیزم محمد یوسف کی آمد کی اطلاع نہیں ملی۔ نامعلوم اب تک آئے نہیں یا مجھے نہیں مل سکے۔ یہ خط میں ایک خاص غرض سے لکھ رہا ہوں۔ اس کا مضمون عام طور پر ظاہر نہ ہو۔ صرف عرفانی صاحب' سیٹھ محمد غوث صاحب اور سید بشارت احمد صاحب کو بتا دیں۔ لیکن منع کر دیں کہ اور لوگوں سے ابھی ذکر نہ کریں۔

مدت سے میرا ارادہ حیدر آباد آنے کا تھا۔ کیونکہ میرے نزدیک کسی جگہ کو دیکھنے کے بعد وہاں کے کام کی اہمیت کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ لیکن کچھ تو کم فرصتی کی وجہ سے اور کچھ وہاں کے سیاسی حالات کی وجہ سے اور کچھ اس خیال سے کہ وہ علاقہ دور ہے اخراجات زیادہ ہوں گے۔ میں آنے سے رکا رہا۔ لیکن اب حالات اس طرف کے ایسے ہو گئے ہیں کہ شائد مجھے ان علاقوں کی طرف زیادہ توجہ کرنی پڑے۔ اور چونکہ اس دفعہ میں .... (فلاں) کے رحم پر نہیں رہنا چاہتا بلکہ کام اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتا ہوں میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس دفعہ سندھ سے میں حیدر آباد ہوتا آؤں۔ مجھے اس کا زیادہ خیال اس لئے بھی ہوا ہے کہ وہ رویاء جو میں نے حیدر آباد کے متعلق دیکھی تھی اس میں ایک حصہ یہ تھا کہ میں پہلے حیدر آباد کا معائنہ کرنے گیا ہوں اور پھر میں نے آ کر (روحانی ناقل) فوج کو حملے کا حکم دیا ہے۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ پہلے ایک سرسری معائنہ حیدر آباد کا ضروری ہے۔

اس لئے اگر ہو سکا تو میں (اللہ نے چاہا تو) سندھ سے حیدر آباد کی طرف روانہ ہوں گا۔ پروگرام یہ ہے۔

۱۵۔ بمبئی ورود

۱۶۔۱۷۔۱۸۔۱۹۔ بمبئی قیام

۱۹۔ کو ہوائی جہاز کے ذریعے سے حیدر آباد ساڑھے چھ بجے ورود

۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ حیدر آباد قیام ۲۲۔ کی شام کو سات بجے دہلی جانے والی گاڑی سے پنجاب کی طرف رجوع

میرے ساتھ ایک میری بیوی مریم صدیقہ۔ لڑکی امتہ القیوم۔ اور ہمشیرہ مبارکہ بیگم ہوں گی۔ چھ سات دوسرے ہمراہی ہوں گے۔ یہ لوگ ریل سے سفر کر کے بمبئی سے حیدر آباد پہنچیں گے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ہمارا سفر صرف غیر رسمی رہے۔ یعنی کوئی لیکچر وغیرہ یا شور نہ ہو۔ اگر بعض خاص آدمیوں سے ملاقات کی ضرورت سمجھی گئی تو جماعت کے مشورے سے میں ان کو ملنے کا موقعہ دوں گا۔ اس سے زیادہ نہیں۔ میرا پروگرام یہ ہو گا۔ جس کے متعلق آپ مذکورہ دوستوں سے مشورہ کر کے تفصیلات طے کر لیں۔

(۱) حیدر آباد کے موٹر میں ایک عام چکر۔ جس سے اس کی عظمت اس کے علاقے کی وسعت۔ آبادی کی طرز وغیرہ کا علم ہو جائے۔

(۲) علمی اداروں کا دیکھنا

(۳) تاریخی یادگاروں کا دیکھنا

(۴) موجودہ ترقی یا جدوجہد کا معائنہ

آپ اس مشورہ میں اگر چاہیں تو نواب اکبر یار جنگ صاحب کو بھی شامل کر سکتے ہیں۔

ایک مجلس ایسی رکھی جا سکتی ہے جس میں سب جماعت کے دوست جمع ہوں اور میں انہیں مختصر ہدایات دوں۔ جمعہ کا دن اس دوران میں آئے گا۔ وہ لازماً میں بیت الحمد میں پڑھوں گا اور جماعت سے ملاقات ہو جائے گی۔ ایک اپنی عادت کا بھی ذکر کر دوں جس کے خلاف ہونے پر میری صحت پر اثر پڑتا ہے۔ میں اپنے وقت کا آپ مالک رہنا چاہتا ہوں۔ اور اسی وجہ سے میں اکثر (-) کی سنت کے مطابق ایک نہ ایک بیوی کو ساتھ رکھتا ہوں۔ تاکہ جب چاہوں خلوت میں جا سکوں۔ پس میری رہائش کا جو انتظام کیا جائے اس میں یہ مدنظر رہے کہ خواہ کتنا چھوٹا مکان ہو خواہ ایک ہی کمرہ ہو۔ مگر میں آزادی سے اس میں جا سکوں۔ یعنی میرے لئے اور میری بیوی اور باقی خاندان کے لئے ایک مخصوص کمرہ ہونا چاہئے جس میں کچھ وقت اپنی مرضی کے مطابق خلوت میں جا کر بیٹھ سکوں اور مردوں سے الگ سو سکوں۔ چونکہ مجھے مردوں کے ساتھ پھرنا ہو گا اس لئے عورتوں کی سیر کا الگ انتظام کر دیا جائے۔ یعنی روزانہ پروگرام طے ہو کر ہمیں بتا دیا جائے کہ عورتیں اپنا وقت کس طرح خرچ کریں گی۔ اور میرا پروگرام کس طرح ہو گا۔

تحریک جدید نے کھانے کے متعلق جہاں سادگی پیدا کر دی ہے وہاں میرے جیسے بیمار کے لئے مشکلات بھی پیدا کر دی ہیں۔ ایک کھانے کی وجہ سے سوائے خاص حالات کے چاول میں نہیں کھا سکتا۔ روٹی کھاتا ہوں۔ کیونکہ چاول کم پچتے ہیں۔ اگر ایک سالن ہماری پنجابی طرز کا پک سکے اور تنور کی یا توے کی چپاتی مل سکے تو مجھے سہولت رہے گی۔ حیدر آباد کی طرف پیاز کی کثرت اور میٹھا اور کھٹا کھانے میں ملا دیتے ہیں۔ جو میرے معدے کے لئے سخت مضر ہوتا ہے۔ اور مجھے بہت جلد ایسے کھانوں سے بخار ہو جاتا ہے۔ گو مجھے کھانے کے متعلق یہ ہدایت دینے سے شرم محسوس ہوتی ہے مگر چونکہ میری صحت سخت کمزور ہے اور میری زندگی دراصل ایسی ہے جیسے ربڑ کی گڑیا میں پھونک مار کر بٹھا دیتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی پھونک ہی کچھ زندہ رکھے جاتی ہے۔ اس وجہ سے مجھے باوجود حیا کے یہ امر لکھنا پڑا۔ میں پرسوں سندھ جا رہا ہوں۔ اس بارے میں اگر کوئی اور بات آپ نے پوچھنی ہو تو ناصر آباد کنجیجی ضلع میرپور خاص۔ سندھ کے پتہ پر لکھیں۔

بمبئی ہم جہاز کے ذریعہ سے آئیں گے۔ میرے ساتھ پرائیویٹ سیکرٹری کے سوا صرف چند معاون کار ہوں گے۔ شائد کوئی دوست قادیان سے میری ہدایت کے مطابق آ جائے۔

والسلام خاکسار

مرزا محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کریم الدین احمد

کوہستان - پُرافسوں دنیا

کوہ نوردی دلچسپ اور عمل کی طرف ابھارنے والے مشاغل میں سے ایک شغل ہے- خدا تعالیٰ نے ہمارے ملک کو ہر طرح کی جغرافیائی کیفیات سے مزین کیا ہے- جہاں ہرے بھرے کھیت اور سرسبز گھنے جنگلات ہماری شادمانی کا سامان کرتے ملتے ہیں وہاں تپتے صحرا اور فلک بوس پہاڑ جسم و جان کو نئی مہمات کی طرف بلاتے بھی ملتے ہیں-

پہاڑوں میں قریہ قریہ وادی وادی اپنا سامان اپنا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھائے پھرنا کوہ نوردی (Trekking) کہلاتا ہے- یہ مشغلہ یورپ اور امریکہ میں مقبول مشاغل میں سے ایک شغل ہے- باوجودیکہ قدرت نے ہمارے ملک کو پہاڑوں کے لامتناہی خوبصورت سلسلوں سے نوازا ہے مگر پھر بھی ہمارے ملک میں اس دلچسپ مشغلہ کی طرف رغبت بہت کم ہے- ہمارا تجربہ ہے کہ اس کی طرف رغبت کی کمی کا اصل سبب اطلاع کی کمی ہے- ورنہ یہ مشغلہ اس قدر دلچسپی اپنے اندر رکھتا ہے کہ ہم نے جب بھی کسی ناآشنا کی اس سے آشنائی کروائی ہے اسے اگلے سال اپنے سے زیادہ اس کی طرف راغب پایا ہے-

گرمیوں میں جب کہ میدانی علاقے شدید گرمی کی لپیٹ میں ہوتے ہیں اس وقت شمالی علاقے عجب خنکی اور دلکشی اپنے اندر سموئے مسافروں کو خوش آمدید کہتے ملتے ہیں- تمام شمالی علاقہ مختلف چھوٹی بڑی وادیوں کے مجموعہ کا نام ہے اور ہر وادی اپنے اندر ایک الگ دلکشی اور خوبصورتی سموئے علم اور عمل کی انوکھی داستان سناتی ملتی ہے- کوہستان فلک بوس اور چٹیل پہاڑوں پر مشتمل وادی ہے- یہ وادی دریائے سندھ کے ساتھ ساتھ چلتی ہے- شاہراہ ریشم تھاکوٹ کے مقام سے دریائے سندھ کے ہمراہ ہوتی ہے اور گلگت تک اس کے ساتھ چلتی ہے- گلگت سے کچھ ادھر' دریائے سندھ اپنے اصل یعنی سکردو کی طرف مڑ جاتا ہے جبکہ شاہراہ ریشم جسے کہ دنیا کا آٹھواں عجوبہ قرار دیا جاتا ہے' دریائے ہنزہ کے ساتھ چمٹ جاتی ہے- اور درہ خنجراب جو کہ پاکستان اور چین کی سرحد پر واقع ہے' تک اسی کے ہمراہ چلی جاتی ہے- اس شاہراہ پر سفر' انسانی تاریخ اور کاوش کی' ایک انمٹ یاد ذہن پر چھوڑ جاتا ہے- جہاں جدید سائنسی ترقی کے زور پر سنگلاخ پہاڑوں کا سینہ کاٹ کر شاہراہ کی تعمیر انسانی ذہن کی ترقی کی داستان سناتی ہے وہاں ماضی میں ان پہاڑوں پر سفر کی کہانیاں عجب شوق اور دلچسپی کا سامان کرتی ہیں-

تھاکوٹ سے لے کر چلاس تک کا علاقہ کوہستان وادی کے درمیان میں سے گزرتا ہے- دریائے سندھ سے سوات کی طرف کا علاقہ سوات کوہستان اور کاغان کی طرف کا علاقہ انڈس کوہستان کہلاتا ہے- شاہراہ ریشم سے ہر دو طرف کوہستان کی ذیلی وادیوں کو کئی راستے نکلتے ہیں- کوہستان کا ضلعی صدر مقام داسو ہے- داسو سے کچھ اوپر ' گلگت کی جانب' بائیں ہاتھ کاندیا وادی کو راستہ نکلتا ہے یہاں دریائے سندھ ' مٹیالے پانی کا دھاڑیں مارتا چٹانوں سے سر پٹختے پانی کے دھارے کا دوسرا نام ہے- کاندیا نالہ کا صاف شفاف پانی دریائے سندھ سے جس جگہ ملتا ہے- وہاں مٹیالے اور صاف شفاف پانی کا ملاپ خوبصورت نظارہ پیش کرتا ہے- پانی کا مٹیالہ یا شفاف ہونا اپنے اندر علم کا ایک الگ پہلو لئے ہوتا ہے- مٹیالہ ہونا اس بات کا شاہد ہوتا ہے کہ یہ نالہ یا دریا جن پہاڑوں سے آرہا ہے وہاں مٹی کا عنصر زیادہ ہے- جبکہ شفاف ہونا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ اس نالہ کا ماخذ اور راستہ پتھریلا ہے جہاں پر مٹی کا عنصر بہت کم ہے- دریائے سندھ شدید مٹیالا واقع ہوا ہے مگر حیرت کی بات ہے کہ اٹک کے پاس یہی دریا جب دریائے کابل سے ملتا ہے تو اس مقام پر دریائے سندھ کا پانی صاف شفاف دکھائی دیتا ہے جبکہ دریائے کابل کے مٹیالے پانی کی لہر دور تک اس میں ملتی نظر آتی ہے- شائد کوئی اہل علم دوست اس کے پیچھے کارفرما جغرافیائی وجوہ پر روشنی ڈال سکیں-

کاندیا نالہ کے ساتھ ساتھ ایک مشکل اور تنگ بل کھاتا راستہ وادی کے اندر لے جاتا ہے- کچھ دور تک اس راستہ پر جیپیں چل سکتی ہے- مگر زنجیل کے بعد صرف پیدل راستہ ہی آگے جاتا ہے-

یہ علاقہ ہمارے عرف عام میں مشہور علاقہ غیر سے قریب تر اور اس کے تمام معاشرتی آداب لئے ہوئے ہے- جب ہم یہاں پہنچے تو ایک حیرانگی اور وسوسہ کا عالم ہم پر طاری تھا- اپنا اپنا تھیلہ (RUCKSack) اپنی اپنی کمر پر لاد کر ہم پیدل محو سفر ہوئے- ابھی چلے چند گھنٹے ہی ہوئے تھے کہ ہم کاندیا نالہ کے کنارہ پر پہنچے- یہاں پر نالے کا پاٹ ساٹھ ستر فٹ ہوگا- مگر پانی کا بہاؤ شدید تیز اور جھاگیں اڑاتا ہوا تھا- اس جگہ سے نالہ پار کرنے کا مقامی احباب نے انوکھا انتظام کر رکھا تھا- نالے کے دونوں طرف بڑے بڑے پتھروں کے ساتھ باندھ کر ایک تار آرپار کر رکھی تھی- اور اس کے ساتھ لوہے کا ایک جنگلہ جس میں بمشکل تین افراد سمٹ کر بیٹھ سکتے تھے لٹکا رکھا تھا- اس جنگلہ میں بیٹھ کر تقریباً نصف لمبائی تک تو مسافر کشش ثقل کے طفیل پہنچ جاتے اس کے بعد تار کو پکڑ پکڑ کر جنگلہ کو آہستہ آہستہ دھکیل کر دوسرے کنارے تک پہنچایا جاتا تھا- اس جنگلہ کے ذریعہ جب نالہ کے عین درمیان میں پہنچ جاتے تو کنارہ پچیس تیس فٹ دور نظر آنے کی بجائے بعد المشرقین کے فاصلہ پر محسوس ہوتا- اور نیچے دھاڑیں مارتا جھاگ اڑاتا شفاف پانی کہ جس کی چھینٹیں جنگلے میں بیٹھے افراد کو گیلا کر رہی ہوتیں اس فاصلہ کو اور دور کرتی محسوس ہوتیں- اس طرح سے نالہ عبور کرنے کے تجربہ کی یاد آج بھی طبیعت میں ایک ارتعاش اور لطف پیدا کر دیتی ہے- اس وادی میں کوہستانی افراد رہائش رکھتے ہیں- ان کے بارہ میں عرف عام میں عجب ماورائی داستانیں بیان ہوتی ہیں- ہم نے ان کو جس قدر مہمان نواز اور بااخلاق پایا- بہت کم دوسری قوموں کو ان کے ہم پلہ پایا ہے- یہ لوگ ہر وقت بندوق کندھے پر سجائے ملیں گے- بچہ بچہ مشاق نشانہ باز پایا- مگر تمام افراد جو بھی ہمیں ملے نہایت سادہ مزاج اور بااخلاق ملے- اپنی اپنی استعداد کے مطابق مسافروں کو امن اور آرام پہنچانے میں کوشاں- ان لوگوں میں چند دن گزارنا زندگی گزارنے کے بہت سے نئے اسلوب جاننے کا ایک نہایت خوشگوار اور پر لطف طریق ہے-

یہ وادی شروع میں سرسبز گھنے جنگلوں سے ڈھکی ہوئی ہے- مگر جیسے جیسے وادی بلند ہوتی چلی جاتی ہے ویسے ویسے درخت کم سے کم تر ہوتے چلے جاتے ہیں- سائنسی اصول کے مطابق Tree Line دس ہزار سے لے کر گیارہ ہزار فٹ بلندی تک گنی جاتی ہے- اس کے بعد فضا میں درختوں کی نشوونما کے لئے لازم و ملزوم اجزاء ختم ہو جانے کے سبب درخت اس سے زیادہ بلندی پر اگ ہی نہیں سکتے- پھر ایک دو ہزار فٹ بلندی تک چھوٹی چھوٹی خوشبودار جھاڑیاں طبیعت میں شادمانی کا سامان کرتی ملتی ہیں- چودہ ہزار فٹ بلندی تک سبزہ ہوتا ہے اس کے بعد مکمل چٹیل پہاڑ دعوت نظارہ دیتے ملتے ہیں- یہ وادی پلوغا درہ کے مقام پر وادی سوات کی اشو وادی سے ملتی ہے- پلوغا درہ (گلی) ایک نہایت کٹھن اور مشکل درہ ہے اس پر چڑھتے ہوئے ایک دفعہ تو چھٹی کا دودھ یاد آجاتا ہے- مگر اردگرد پھیلی ہوئی خوبصورتی ہر قدم علم کا ایک نیا دروازہ کھولتی اور بے تکلف ہم مزاج دوستوں کا ساتھ یہ کٹھن منزل آسان کرتے چلے جاتے ہیں- پلوغا درہ (گلی) پر پہنچ کر ایک اور قسم کے ارتعاش اور کیفیات سے مزاج آشنائی ہوتی ہے- درہ یا گلی ایک لمبی اور مستقل آزمائش کا آخری نقطہ ثابت ہوتی ہے اس کے بعد دوسری وادی میں اترنے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے جو کہ عموماً اس قدر مشکل اور صبر آزما ثابت نہیں ہوتا- ہم لوگ جب درہ یا گلی پر پہنچتے ہیں تو ہر کوئی بے ساختہ ایک نعرہ مستانہ بلند کرتا ہے کہ منزل سر کرلی- مگر پلوغا درہ (گلی) پر پہنچ کر ہر کوئی اس طرح خاموشی سے بیٹھتا گیا کہ پیچھے آنے والے ساتھی حیران پریشان ہوتے رہے کہ کیا ماجرا ہے کہ چوٹی پر پہنچ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ سب کو جیسے سانپ سونگھ گیا ہے- ہم بھی جب ساتھیوں سے چوٹی پر ملے تو اس مشکل سے آگاہی ہوئی- دراصل چوٹی سے وادی میں دوسری طرف اترنے کا راستہ تقریباً مفقود تھا- چوٹی سے لے کر نیچے تقریباً پانچ سات سو گز تک شدید اترائی تھی اور تمام راستہ باریک اور بھربھری مٹی اور ریت سے بھرا ہوا تھا جس پر قدم جمانے کی کوئی صورت نہ نظر آرہی تھی- بمشکل تمام ایک دوسرے کو دلاسہ اور حوصلہ دیتے ہوئے نیچے اترنے کے لئے تیاری کی- اور پھر نامعلوم کس جذبہ اور قوت نے مدد کی کہ تمام دوست بغیر کسی دقت اور ناخوشگوار تجربہ کے اس "پل صراط" سے گزر آئے- یہ منزل سر کر چکنے کے بعد لامتناہی اترائی کا سفر شروع ہوا- کوئی ایک آدھ کلومیٹر اتر چکنے کے بعد وادی کھل جاتی ہے- دائیں ہاتھ فلک سیر چوٹی اور اس سے ملحقہ پہاڑ نہایت دل کش منظر باندھتے ہیں- یہاں وادی نسبتاً کھلی ہوئی ہے- بلندی کے سبب درخت تو ندارد مگر سبزہ اور گنگناتے پانی کے نالے اور آبشاریں تمام تھکاوٹ اور کوفت کا پل بھر میں علاج کر دیتی ہیں- پلوغا سے تقریباً چار پانچ کلومیٹر قبل گھنا جنگل شروع ہو جاتا ہے- جو کہ پلوغا تک ساتھ دیتا ہے-

ہمارا ارادہ پلوغا سے مہوڈنڈ جھیل جو کہ دراصل ایک وسیع وادی میں جابجا پھیلے پانیوں جو کہ ندی سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے- سے ہوتی ہوئی کچی کہانی گلی سے گزرتے ہوئے شندور' جو کہ پولو کے روایتی کھیل کے سبب اب دنیا بھر میں شہرت حاصل کرتا چلا جا رہا ہے' میں یہ سفر ختم کرنے کا ارادہ تھا- مگر کچھ دوستوں کی طبیعت خراب ہو جانے کے سبب پلوغا میں ہی یہ سفر ختم کر دینے کا فیصلہ کیا- یہاں سے مٹل ٹان کے راستہ کالام پہنچے- کالام وادی سوات کا احباب عموماً آخری قصبہ خیال کرتے ہیں جبکہ بندہ کے خیال میں کالام اصل وادی سوات کا نقطہ آغاز ہے- یہ دو نہایت خوبصورت اور دل کش وادیوں کے ملاپ کا مقام بھی ہے- یہاں اشو اور اتروٹ وادیاں آپس میں ملتی ہیں اور ہر دو وادیاں اپنے اندر ایک عجب خوبصورتی اور حسن کو سموئے ہوئے ہیں-

---

تقدیر دو قسم کی ہوتی ہے- ایک کا نام معلق ہے اور دوسری کو مبرم کہتے ہیں- اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتی ہیں- اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے- اور مبرم ہونے کی صورت میں وہ صدقات اور دعا اس تقدم کے متعلق کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی- ہاں وہ عبث اور فضول بھی نہیں رہتی-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

the TRUTH

THE FIRST [redacted] NEWSPAPER IN NIGERIA

19-2-1960

اخبار ٹروتھ کے ۱۹- فروری ۱۹۶۰ء کے شمارے میں ربوہ میں منعقدہ جلسہ سالانہ کے متعلق کہا گیا ہے کہ اس موقعہ پر ستر ہزار افراد کی حاضری تھی یہ جلسہ بنیادی جمہوریت کے انتخابات کی وجہ سے ۱۹۵۹ء کے دسمبر میں تو منعقد نہ ہو سکا لیکن ۲۲- جنوری ۱۹۶۰ء کو اس کا انعقاد کیا گیا- اس موقعہ پر حسب معمول سارا شہر اور تمام حاضرین جلسہ ایک روحانی کیفیت سے گذرتے رہے جلسہ کے اوقات کے علاوہ عبادات اور ملاقات میں وقت گذارا گیا- حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے پہلے اور تیسرے (آخری دن) جماعت سے خطاب فرمایا- صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے بیرونی ممالک میں احمدیہ جماعت کے نفوذ اور اس کے اثر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یورپ میں خاصی بڑی تبدیلی آئی ہے- اب وہاں کے لوگ دین حق پر اس طرح اعتراض نہیں کرتے جس طرح پہلے کرتے تھے- اس جلسہ میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان (جو اس وقت عالمی عدالت انصاف کے وائس پریذیڈنٹ تھے) نے بھی شرکت کی-

اسی شمارے میں یہ خبر بھی درج ہے کہ دار السلام کے لئے ایک احمدی دوست میئر کے طور پر منتخب ہو گئے- مسٹر شیخ اے- کے- عبیدی جو بنیادی طور پر مشرقی افریقہ میں احمدیہ مربی ہیں وہ دار السلام کے پہلے افریقی میئر منتخب ہو گئے-

میئر عبیدی جوجی میں پیدا ہوئے- یہ شہر ٹانگانیکا کے مغربی صوبے میں واقع ہے- آپ نے پرائمری تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اور ۱۹۳۷ء میں ٹبورا سکول میں داخلہ لیا- ۱۹۴۱ء میں انہوں نے پوسٹل ٹریننگ سکول دار السلام سے تربیت حاصل کی- اس کے بعد وہ پوسٹل سروس سے مستعفی ہو گئے اور جماعت کے مربی کی حیثیت سے فرائض سرانجام دینے لگے ۱۹۵۳ء میں شیخ عبیدی پاکستان آئے اور ربوہ میں جامعۃ المبشرین میں داخل ہو کر اپنی دینی تعلیم مکمل کی- ۱۹۵۶ء میں آپ واپس گئے اور دار السلام کے احمدیہ مشن کے انچارج متعین کئے گئے- شیخ امری عبیدی اردو، سواحیلی، انگریزی اور عربی خوب بول لیتے ہیں- آپ ایک شاعر بھی ہیں-

یہ خبر ٹروتھ کے ۱۹- فروری ۱۹۶۰ء کے شمارے میں شائع ہوئی-

عراق

مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب لکھتے ہیں-

یہاں سے تبدیل ہو کر کچھ دیر بعد میں عراق چلا گیا- اس دفعہ عراق میں قیام صرف دو تین ماہ رہا- اور اس دوران میں دو اہم واقعات قابل ذکر ہیں-

ایک مرہٹہ افسر جب مجھے (عبادت کرتے) دیکھتے تو حیران ہوتے چنانچہ ایک دن انہوں نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ تم یہ کیا کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا کہ (عبادت کرتا) ہوں اس پر کچھ گفتگو کے بعد میں نے اس افسر سے کہا کہ آپ اپنے طریق پر راہنمائی کے لئے دعا کیا کریں- چند دن بعد وہ ہماری میس میں آئے اور کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی لیکن مجھے کوئی راہ نمائی نہیں ہوئی میں نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے صحیح طریق پر دعا نہیں کی- پھر وہ کہنے لگے کہ اچھا بتاؤ تمہارا خدا کہاں ہے؟ میں نے کہا آپ نے ایسا سوال کیا ہے- جس کا آپ خود ثبوت ہیں- کہنے لگے وہ کس طرح- میں نے کہا کہ آپ کی پیدائش خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ہے- جس پر انہوں نے کہا کہ مجھے میرے ماں باپ نے پیدا کیا ہے- ہوتے ہوتے میں نے ان پر سوال کیا کہ پہلے جوڑے یا ابتدائی پیدائش کا ماں باپ کون تھا اس پر انہوں نے اپنے ہاتھ گھٹنوں پر مارے- اور کہا کہ افسوس ابھی تک سائنس Initial Cause کا سبب دریافت نہیں کر سکی میں نے کہا کہ آپ یہ کیوں نہ کہتے کہ اس کی علت العلل خدا تعالیٰ کی ذات ہے- جس کا وہ کوئی جواب نہ دے سکے-

ایک دن آفیسر میس میں ہماری دعوت تھی- معلوم ہوتا ہے- سب نے یہ مشورہ کر رکھا تھا کہ مجھے ضرور شراب پلانی ہے- چنانچہ میرے پاس ایک افسر آیا اور کہا کہ صرف ایک گھونٹ پی لو- جب وہ مایوس ہو کر چلا جاتا تو دوسرا آتا کہ زیادہ

باقی صفحہ 6 پر

THE SPRING

A little twig with little leaves
Has sung a note of joyful thoughts
A brilliant bird with shining colours
It seems has loosened my grievous knots

A breezy wave of folkish lyrics
Has changed the mood of cynic mind
A brave and full of zeal and courage
A sort of joy my mind can find

Whate'er is there is good and sweet
It pleases the eye that cares to know
How change is wrought from this to that
How beauties move to come and go

Whate'er I felt was tough and hard
Whate'er I felt I couldn't do
The air - the fresh and scented air
Has made it easy, through and through

My soul I felt was sinking down
My heart and head were closed to all
Whate'er I did was dullish deed
Whate'er I said a phony call

My thanks are due to changing times
That heart and head and soul have shown
It seems that life has blossomed again
The earth is now a heaven's zone.

WAVES AND THOUGHTS

موسم بہار

ایک چھوٹی سی ٹہنی جس پر چھوٹے چھوٹے پتے
ہیں
نے ایک نہایت مرغوب خیالات کا گانا گایا ہے
ایک چمکدار پرندے نے
جس کے رنگ اپنی جھلک دکھا رہے ہیں
لگتا ہے کہ میری افسردگی کی گرہیں کھول دی ہیں
ایک باد صبا کی طرح کے دیہاتی گیت نے
میری افسردہ دلی کا رویہ بدل دیا ہے
اور مجھے بہادری اور جذبہ اور حوصلہ عطا کر دیا
ہے
یہ ہے وہ مسرت جو میرے دل کو حاصل ہوئی ہے
جو کچھ بھی ہے اچھا ہے اور میٹھا ہے
جو آنکھ اس کو دیکھنا چاہتی ہے
اس کے لئے یہ خوش آئند منظر ہے
تبدیلی پیدا ہو گئی ہے
اور یہ تبدیلی ہر بات میں ظاہر ہے
خوبصورتیاں محرک ہو گئی ہیں
اور چلتی پھرتی نظر آتی ہیں
میں جو کچھ محسوس کر رہا تھا
اور جسے میں سخت اور درشت سمجھتا تھا
جو میں سمجھتا تھا کہ میں کر نہیں سکتا
وہ ہوا نے جو تازہ ہے
اور عطر بیز ہے
میرے لئے آسان بنا دیا ہے
بالکل آسان
میں سمجھتا تھا میں محسوس کرتا تھا
کہ میری روح ڈوب رہی ہے
میرے دل اور دماغ کے دروازے ہر بات کے
لئے بند تھے
جو کچھ میں کرتا تھا وہ کوئی زیادہ اچھا نہیں تھا
اور جو کچھ میں کہتا تھا اس میں کوئی وزن نہیں تھا
لیکن بدلتے ہوئے حالات کا میں ممنون ہوں
کہ میرے دل میرے دماغ اور میری روح نے
مجھے دکھایا ہے
کہ موسم واقعی بدل گئے ہیں
زندگی شگفتہ تر ہو گئی ہے اور یہ زمین آسمان ہی کا
ایک خطہ معلوم دیتی ہے

استغفار کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ موجودہ نور جو خدا تعالیٰ سے حاصل ہوا ہے وہ محفوظ رہے اور زیادہ اور ملے- اس کی تحصیل لئے پنجگانہ نماز بھی ہے تا کہ ہر روز دل کھول کھول کر اس روشنی کو خدا تعالیٰ سے مانگ لیوے جسے بصیرت ہے وہ جانتا ہے کہ نماز ایک معراج ہے اور وہ نماز ہی کی تضرع اور ابتہال سے بھری ہوئی دعا ہے جس سے یہ امراض سے رہائی پا سکتا ہے- وہ لوگ بہت بیوقوف ہیں جو دوری ڈالنے والی تاریکی کا علاج نہیں کرتے-

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 97)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سارا ایے وو میں موت کا رقص

بوسنیا کے دارالحکومت سارا ایے وو پر سربوں نے مارٹر توپوں کے گولے پھینکے ایک کورڈ مارکیٹ کے دروازے پر بم گرنے سے بہت سے افراد ہلاک ہو گئے۔ مرنے والوں کی کم از کم تعداد ۳۳ بیان کی گئی ہے جبکہ ۸۰۔ افراد زخمی ہیں۔ ٹی وی کے نشریاتی اداروں نے بم کے گرنے کے بعد جو حشر کا منظر دکھایا ہے اس کو دیکھ کر روح کانپ جاتی ہے۔ انسان یوں گرے پڑے ہیں جیسے کسی نے بھرے بازار میں اندھا دھند فائرنگ کر دی ہو۔ مریضوں کو ایمبولینسوں کے علاوہ کاروں میں ڈال ڈال کر ہسپتال لیجایا گیا۔ ایک سال کے عرصے میں شہر پر یہ شدید ترین حملہ ہے۔

دن کے گیارہ بجے مارکیٹ کے دروازے کے سامنے بم کا گولہ گرا۔ ایک معصوم بچی چلا رہی تھی "امی میرا ہاتھ کٹ گیا امی میرا ہاتھ کٹ گیا۔" اس سے قبل ۱۹۹۴ء میں اس مارکیٹ پر بم گرنے سے ۶۸ افراد ہلاک اور ۲۰۰ زخمی ہوئے تھے۔

بوسنیا کے سرکاری ریڈیو نے سربوں پر الزام لگایا کہ انہوں نے سارا ایے وو کے شہریوں پر بم گرایا ہے۔ جبکہ سربوں نے بڑی ڈھٹائی سے اس کی تردید کی اور کہا ہے کہ بوسنیا کی حکومت نے اپنے ہی شہریوں پر بم پھینکا ہے۔

یہ بم اس وقت گرا ہے جبکہ اقوام متحدہ نے ایک بار پھر اس مسئلے کے حل کے لئے بات چیت کا آغاز کروایا ہے۔ امریکی نائب وزیر خارجہ مسٹر رچرڈ ہال بروک سوموار کے دن بوسنیا کے صدر علی جاہ عزت بیگووچ کے ساتھ فرانس میں ملاقات کرنے والے تھے۔ یہ بات چیت ایک ہفتہ قبل اس وقت رگ گئی تھی جب تین نمایاں ایلچی سارا ایے وو کے قریب ایک حادثے میں ہلاک ہو گئے۔

بم کے حالیہ دھماکے کے بعد بوسنیا کے وزیراعظم مسٹر حارث سلاجک نے کہا کہ ان مذاکرات کو اس وقت تک معطل کر دیا جائے جب تک نیٹو کا کردار واضح نہ ہو جائے کہ وہ بوسنیا کے لوگوں کا دفاع کرنے میں کیا کرتا ہے۔ اور سارا ایے وو اور دیگر محفوظ قرار دیئے گئے علاقوں کو محفوظ کرنے کے لئے کیا کرتا ہے انہوں نے کہا کہ بوسنیا کی پارلیمنٹ اور صدر کو تازہ امن مذاکرات کو معطل کر دینا چاہئے۔

اس سے قبل امریکہ نے سربوں کو وارننگ دی تھی کہ اگر وہ کسی مفاہمت پر آمادہ نہیں ہوتے تو ان کے خلاف نیٹو سخت ایکشن کرے گی۔

امریکی ایلچی مسٹر رچرڈ ہال بروک نے کہا کہ اگر آئندہ ایک دو ہفتے میں امن کے بارے میں نمایاں پیش رفت نہ ہوئی تو حالات بگڑ جائیں گے۔ کسی بھی قسم کی صورت حال ہوئی' نیٹو کو استعمال کیا جائے گا۔

امریکی ایلچی مسٹر ہال بروک نے کہا کہ اب سربیا کے صدر مسٹر سلوبوڈان ملوسیوک پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بوسنیا کے سربوں کو کسی سمجھوتے پر راضی کریں۔

امریکی موقر رسالے نیوز ویک نے لکھا ہے کہ اگر یہ تازہ بات چیت ناکام رہی تو امریکی محکمہ دفاع بمباری کی ایک مہم چلائے گا تاکہ سربوں کو اور علاقوں پر قبضہ کرنے سے روکا جا سکے۔ امریکہ کے اتحادیوں نے بمباری کے اس منصوبے کی تائید نہیں کی۔ بوسنین سربوں کی خود ساختہ پارلیمنٹ پالے سے باہر اپنے اجلاس منعقد کر رہی ہے تاکہ امریکی دھمکی پر غور کیا جائے جا سکے۔

امریکی نمائندے مسٹر ہال بروک نے کہا کہ سربیا کے صدر کو آئندہ ہفتے مشکل فیصلے کرنے ہوں گے۔ تاہم سربیا کے نے کہا ہے کہ وہ بوسنین سربوں پر دباؤ نہیں ڈال سکتے۔ تازہ امن تجاویز کے تحت سربوں کو ۲۰ فیصد علاقہ چھوڑنا پڑے گا۔ بوسنین سرب عرصہ ۳ سال سے مسلسل اس تجویز کو رد کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ ۱۹۹۲ء میں بوسنیا نے سابق یوگوسلاویہ سے علیحدہ ہو کر آزاد حکومت کے قیام کا اعلان کیا تھا۔

OOO

بیجنگ خواتین کانفرنس

پاکستان سے ۱۰۰ خواتین پر مشتمل ایک وفد بیجنگ میں خواتین کی چوتھی عالمی کانفرنس میں شرکت کرے گا۔ یہ کانفرنس ۳۰۔ اگست سے ۱۵۔ ستمبر تک چین کے دارالحکومت بیجنگ میں منعقد ہو گی۔ کراچی اور اسلام آباد سے دو طیارے این جی اوز کی نمائندوں کو لے کر بیجنگ روانہ ہو گئے ہیں۔ ۲۹۔ ۳۰۔ اگست اور ۳۔ ستمبر کو تین اور طیارے خواتین کو لے بیجنگ جائیں گے۔ وزیراعظم بے نظیر بھٹو اس کانفرنس کی افتتاحی تقریب میں خطاب کریں گی۔ یہ کانفرنس ۴۔ سے ۱۵۔ ستمبر تک جاری رہے گی۔

OOO

اسلام آباد لاہور موٹروے

قریباً دو سال کی تاخیر کے بعد اسلام آباد لاہور موٹروے پر ۶ لین کا فیصلہ ہو جانے کے بعد کام ایک بار پھر پوری رفتار سے شروع ہو گیا ہے۔ پاکستان اور کوریا کی مشترکہ اقتصادی کمیٹی کی میٹنگ کے بعد ڈائیوو کارپوریشن کے چیئرمین مسٹر لی کیونگ ہون نے بتایا ہے کہ اب پہلے کے طے شدہ منصوبے پر دوبارہ کام شروع کر دیا گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ دو سال کی تاخیر کے نتیجے میں موٹروے کے اخراجات میں اضافہ ہو گیا ہے لیکن 'تاہم' ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ پہلے سے طے شدہ اخراجات کی حدود میں رہ کر کام مکمل کر لیں۔

سابق وزیراعظم نواز شریف کے استعفے کے بعد موٹروے پر کام رک گیا تھا کیونکہ بے نظیر بھٹو کی حکومت نے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ یہ بھاری منصوبہ قومی خزانہ پر بوجھ ہے۔

ڈائیوو کارپوریشن کے چیئرمین نے کہا کہ اگرچہ موٹروے کے منصوبے پر ہماری خواہش کے مطابق کام نہیں ہو سکا۔ لیکن اب ہم خوش ہیں کیونکہ حکومت نے سابقہ ۶ لین کے منصوبے پر دوبارہ کام شروع کر دینے کی اجازت دے دی ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہماری کارپوریشن پاکستان میں مزید نئے منصوبوں پر بات چیت کرنے کے لئے تیار ہے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ پہلے ہم موٹروے۔ مکمل کر لیں اس کے بعد کوئی اور منصوبہ شروع کریں۔

انہوں نے بتایا کہ سہگل برادرز کے تعاون سے ہم لاہور میں کاروں کے پرزے جوڑ کر کاریں تیار کرنے کا ایک پلانٹ شروع کرنے میں بھی دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس منصوبے پر ۳۰ ملین ڈالر لاگت آئے گی۔

OOO

اخبارات کے نام

انگریزی اخبار ڈان کے 25۔ اگست 1995ء کے شمارے میں انور اقبال سیفی (کراچی) ایک مرکزی لائبریری کی ضرورت سے متعلق لکھتے ہیں:۔

اس وقت جب کہ ہم سائنسی تحقیقات کو فروغ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ ہمیں ایک مرکزی لائبریری کی ضرورت ہے۔ مجھے ایک بیرونی ملک میں تعلیم حاصل کرتے ہوئے ایسی لائبریریوں سے استفادہ کرنے کا خاصا تجربہ ہے۔ اب اپنے وطن میں اس قسم کی لائبریریوں کے نہ ہونے کی وجہ سے تحقیقات کے عمل میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ بلاواسطہ سائنس دانوں سے خط و کتابت کرتے ہوئے نتائج حاصل کرنے میں خاصا وقت لگتا ہے۔ اگر ہم سائنسی تحقیقات سے تعلق رکھنے والے جرائد اور مقالے کسی ایک مرکزی لائبریری میں رکھ سکیں تو مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ میں تجویز کرتا ہوں کہ ملک کے کسی بھی شہر میں ایک ایسی لائبریری ہونی چاہئے جہاں دنیا بھر کے لیڈنگ سائنسی جرائد رکھے جائیں۔ مطالعہ کرنے والوں یا لائبریری سے استفادہ حاصل کرنے والوں کو صرف اپنے مطلوبہ مواد کے لئے لائبریری کو درخواست دینا ہو گی کہ فوٹو کاپیاں بھیج دی جائیں۔ اگر یہ سہولت مہیا ہو جائے تو تاخیر کے عمل کو روکا جا سکتا ہے اور ریسرچ کے کام کی رفتار بڑھائی جا سکتی ہے۔

بقیہ صفحہ 5

نہیں تو ایک قطرہ ہی پانی میں یا سوڈا میں ڈال لو لیکن وہ بھی کامیاب نہ ہوتا۔ آخر سب تھک کر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد ہم اندر کھانے کے لئے گئے۔ وہاں شمپین (اعلیٰ قسم کی شراب) گلاسوں میں ڈال کر سب بادشاہ کی صحت نوش کرنے لگے۔ میرے لئے پھر مشکل پیش آئی۔ کہ کیا کیا جائے۔ آخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں نے فیصلہ کیا کہ کچھ ہی ہو۔ مطلق ناجائز حرکت نہیں کروں گا۔ چنانچہ جب سب اٹھ کر ہاتھوں میں جام لئے بادشاہ کی صحت کا ترانہ گانے لگے۔ تو میں احترام کے طور پر کھڑا تو ہو گیا۔ لیکن میں نے نہ شراب کا اور نہ پانی کا گلاس ہاتھ میں لیا۔ اور خاموش کھڑا رہا۔ دوسرے دن وہاں سے تبدیلی ہو کر میری ڈیوٹی ایک ہسپتالی جہاز پر لگ گئی اور میں مڈل ایسٹ میں عین محاذ جنگ پر پہنچ گیا۔ جہاز پر مجھے مندرجہ ممالک میں جانے اور وہاں فارغ وقت میں پیغام حق پہنچانے کا موقعہ بھی مل گیا۔

عدو شرے برانگیزد کہ خیر مادراں باشد۔

تمہارے ایمان کی بنیاد

رؤیت پر ہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ تمہیں ایسا ایمان حاصل ہو کہ دنیاوی روکیں تمہارے راستہ سے مٹ جائیں۔ اور تمہارے ایمان کی بنیاد رؤیت پر ہو تمہارے اندر قرب الی اللہ کی خواہش ہو۔ اور تمہارے سب کام اسی خواہش کے نیچے ہوں۔ جو نہ تو اسے ہٹا سکیں۔ اور نہ اس کے ماتحت کام کرنے سے ہٹا سکیں۔

یہ بات اگر تم میں پیدا ہو جائے تو تمہیں وہ درجہ حاصل ہو سکتا ہے جو مشاہدہ کا درجہ ہے۔ اور ایسی جماعت کے لئے پھر کوئی گھبراہٹ نہیں ہو گی۔ کہ ٹھوکر کھا جائیں گے۔ حضرت معین الدین چشتی۔ حضرت شہاب الدین سہروردی اور دوسرے بزرگوں نے دین کی بڑی خدمت کی ہے۔ ان کے مقابلہ میں امام ابو حنیفہؒ' امام شافعیؒ' امام مالکؒ' امام حنبلؒ اور ائمہ جو گزرے ہیں۔ یہ سب اہل اللہ تھے۔ اور ان سب کا روحانیت سے تعلق تھا۔ گو انہوں نے علم کی مختلف شاخیں تقسیم کر لی تھیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہماری جماعت میں بھی ایسے ہی لوگ پیدا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کے خاوند مکرم ملک منیر احمد صاحب کا آپریشن لندن میں ہوگیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مظفر احمد ڈوگر کارکن نظارت اشاعت کے بڑے بھائی مکرم محمود احمد فرید صاحب بعارضہ یرقان بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

مقابلہ نظم خوانی

○ الفضل 27۔ جولائی 95ء میں سالانہ علمی ریلی خدام الاحمدیہ پاکستان کی رپورٹ میں مقابلہ نظم خوانی کے نتائج کی اشاعت میں ایک غلطی رہ گئی تھی۔ درست نتیجہ یہ ہے۔

اول۔ عبدالخالق محسن فاروقی صاحب۔ لاہور

دوم۔ میر عبدالرشید صاحب۔ راہوالی گوجوانوالہ

دوم۔ مظفر احمد چوہان صاحب۔ میرپور آزاد کشمیر

سوم۔ ندیم زاہد صاحب۔ حیدر آباد

(مہتمم تعلیم)

نظارت تعلیم کے اعلانات

اعلان داخلہ مہران یونیورسٹی آف انجنئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی جامشورو سندھ

○ یونیورسٹی ہذا نے سیلف فنانس سکیم کے تحت مندرجہ ذیل بیچلر ڈگری کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

1۔ سول انجینئرنگ 2۔ الیکٹریکل 3۔ میکنیکل 4۔ الیکٹرونکس 5۔ کمپیوٹر سسٹم 6۔ ٹیکسٹائل 7۔ پٹرولیم اینڈ گیس 8۔ انڈسٹریل 9۔ میٹالرجیکل 10۔ مائننگ 11۔ آرکیٹیکچر 12۔

City and Regional Plannins

(ان کورسز میں جامشورو کیمپس میں داخلہ ہوگا)

ان کورسز میں نواب شاہ کیمپس میں داخلہ ہوگا۔

1۔ سول 2۔ الیکٹریکل 3۔ میکنیکل

تمام کورسز کے لئے تعلیمی قابلیت:۔ ایف ایس سی (پری انجینئرنگ) این سی سی اور حفظ قرآن کے نمبر شامل کئے بغیر کم از کم پچاس فیصد نمبر حاصل کئے ہوں۔

درخواست فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 95-9-7 مقرر ہے۔

(بحوالہ روزنامہ "DAWN" مورخہ 95-8-29)

مزید تفصیلی معلومات کے لئے یونیورسٹی ہذا کے ڈپٹی رجسٹرار فون نمبر 771371 سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

اعلان داخلہ ایک سالہ پیرامیڈیکل کورسز

○ ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز پنجاب لاہور / (قائم مقام) نے پیرامیڈیکل سکولز جہلم ' سیالکوٹ ' سرگودھا ' ساہیوال اور بہاولپور میں مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ ہر کورس کے لئے الگ درخواست دینا ہوگی۔

اہلیت:۔ میٹرک سائنس کم از کم سی گریڈ اور فزکس ' کیمسٹری ' بیالوجی میں مجموعی طور پر کم از کم پچاس فیصد نمبر حاصل کئے ہوں۔ حد عمر:۔ زیادہ سے زیادہ 23 سال۔

سرکاری ملازمین کے لئے زیادہ سے زیادہ 30 سال

داخلہ فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 95-9-10 مقرر ہے۔

تفصیل کورسز۔ (1) سینٹری انسپکٹر (2) لیبارٹری اسسٹنٹ (3) آپریشن تھیٹر اسسٹنٹ (4) ریڈیو گرافر۔

مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ جنگ 95-8-28 ملاحظہ فرمائیں۔

ٹیکنیکل میگزین 96-1995ء

○ ٹیکنیکل میگزین 96-1995ء کی کامیاب اور بروقت اشاعت کے لئے اہل قلم انجینئرز اور آرکیٹکٹس کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ میگزین کے لئے جلد از جلد مضامین اور تصاویر بھجوائیں۔ مضامین مختصر اور عمومی دلچسپی کا باعث ہونے چاہئیں نیز مضامین کے ساتھ چارٹس گراف اور فوٹوگراف ضرور شامل فرمائیں اللہ تعالیٰ تعاون کرنے والے پروفیشنلز کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔

خاکسار محمود مجیب اصغر

(صدر ٹیکنیکل میگزین کمیٹی۔ ربوہ)

پاکستان بینکنگ کونسل قرض حسنہ سکیم برائے مستحق طلباء و طالبات سال 1995ء

○ پنجاب یونیورسٹی انجینئرنگ ' انجینئرنگ یونیورسٹی اور ان سے ملحقہ کالجوں میں اور L.U.M.S میں اعلیٰ تعلیم پانے والے ایسے مستحق طلباء و طالبات جو مالی مجبوریوں کی بناء پر تعلیم حاصل کرنے میں دشواری محسوس کررہے ہیں۔ ان کی مالی معاونت کے لئے پاکستان بینکنگ کونسل قرض حسنہ کی سہولت کا اعلان کرتی ہے۔

درخواست فارمز حبیب بینک کی پنجاب یونیورسٹی اولڈ کیمپس اور انجینئرنگ یونیورسٹی برانچ لاہور سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 95-9-28 مقرر ہے۔

مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ جنگ 95-8-26 ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ گورنمنٹ کالج آف فزیکل ایجوکیشن برائے خواتین ٹاؤن شپ لاہور

○ کالج ہٰذا نے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ ہر لحاظ سے مکمل درخواست فارمز 95-9-14 تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔

1۔ ڈپلومہ ان فزیکل ایجوکیشن کورس (پی ای ٹی)

2۔ ایم اے پارٹ I (سینئر ڈپلومہ) فزیکل ایجوکیشن

3۔ ایم اے پارٹ II فزیکل ایجوکیشن

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ نوائے وقت 95-8-23 ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ L.L.B (ایل ایل بی) یونیورسٹی لاء کالج یونیورسٹی آف پنجاب

○ کالج ہٰذا نے L.L.B (ایل ایل بی) پارٹ ون (صبح و شام کی کلاسز میں) داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ تعلیمی قابلیت:۔ کم از کم B.A/B.Sc ہونا لازمی ہے داخلہ فارمز قائداعظم کیمپس کی حبیب بینک کی شاخ سے بعوض۔/35 روپے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

وہ طلبہ جو Self Finance کی بنیاد پر درخواست کرنا چاہتے ہیں وہ علیحدہ فارم پر درخواست دیں گے۔

درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 95-9-2 مقرر ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "NEWS" 95-8-23 ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

عطیہ خون

خدمت بھی

عبادت بھی

(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

کسی اور سے کوئی تعلق باقی رہے۔ صرف اللہ تعالیٰ پر ہمارا توکل ہو۔ دنیا کے جتنے رشتے ہیں دنیا کے جتنے تعلقات ہیں وہ خدا میں ہو کر اس کی رضا کے لئے اور اس کی ہدایت کے مطابق ہوں۔ یہ دنیا اگرچہ تعلقات پر قائم ہے لیکن جب خدا تعالیٰ کہے کہ ان رشتوں کو سمجھو تو اس وقت ہم ان رشتوں کو رشتہ سمجھیں۔ جب خدا تعالیٰ کہے کہ ان تعلقات کو قائم کرو تو اس وقت ہم ان تعلقات کو قائم کرنے والے ہوں۔ ہم خدا تعالیٰ کے حکم اور ہدایت کے مطابق بنی نوع انسان کی اس رنگ میں خدمت کرنے والے ہوں کہ اس کے بندے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کو سمجھنے لگیں اور دوسری طرف اس کے بندوں کی دنیوی یا نفسانی تکالیف کو دور کریں۔ جہاں تک نفسانی تکالیف کا تعلق ہے انسان کی ہر تکلیف اس کے نفس سے شروع ہوتی ہے (-) ہر دکھ اپنے نفس کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور پھر جب خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال ہو جائے تو اس وقت وہ مریض ٹھیک اور وہ دکھ دور ہو جاتا ہے۔

پس خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے بنی نوع انسان کی خدمت کرنا ہمارا فرض ہے۔

(از خطبہ 29۔ اگست 1969ء)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 31- اگست-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے بھلوال میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا مقصد اقتدار نہیں بلکہ ہم اقتدار کو عوام کی خدمت کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت کے خلاف تمام سازشیں ناکام ہوں گی اور قومی مسائل پر جلد قابو پالیا جائے گا۔ انہوں نے چاول "گنا" اور رسدار پھل اگانے والوں کو امدادی رقم دینے کا وعدہ کیا۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے سرگودھا میں ڈیجیٹل ایکسچینج کے افتتاح کے بعد جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم قومی وسائل پر کسی کی اجارہ داری نہیں چاہتے اور ہم عوام کو جدید ترقی یافتہ اور آزاد جمہوری ممالک جیسا معیار زندگی دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کئی حکمرانوں نے اجارہ دار گروپوں کے ذریعے قومی وسائل پر قبضہ کر لیا۔ اور پرمٹ اور رشوت کے رجحانات کو فروغ دیا۔

○ پاکستان سے سبکدوش ہونے والے امریکی سفیر جان- سی- مونجو- نے کہا ہے کہ امریکہ پاکستان کے ساتھ تعلقات کی بحالی اور فروغ کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ ہم پاکستان میں جمہوریت کو پھلتا پھولتا دیکھنا چاہتے ہیں اور اس بارے میں امریکہ کا موقف انتہائی واضح ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ پاکستانی محنتی لوگ ہیں اس لئے وہ ترقی کی راہ میں حائل رکاوٹیں دور کر سکتے ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو نے کراچی کی صورت حال کو اس قدر بگاڑ دیا ہے کہ اب اس کا ٹھیک ہونا ممکن نہیں رہا۔ انہوں نے کہا کہ قوم انتخابات کی تیاری کرے۔ فوری طور پر عبوری حکومت تشکیل دی جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قومی اسمبلی سے استعفے دینے کا وقت بہت قریب ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے صدر میاں محمد نواز شریف نے صدر فاروق لغاری سے اپنی ملاقات کو خارج از امکان قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اجمل خٹک کے صدر سے رابطوں کے بارے میں انہی سے پوچھیں۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے پنجاب کی صورت حال پر پیپلز پارٹی پنجاب کے رہنماؤں سے اہم صلاح مشورے کئے۔ انہوں نے ایک اجلاس کی صدارت کی جس میں پنجاب مسلم لیگ (ن) کی سرگرمیوں اور دیگر سیاسی امور پر غور کیا گیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور وٹو اپنی وطن واپسی کے بعد اگر ایوان میں اپنی عددی اکثریت نہ ہونے کا تاثر زائل نہ کر سکے تو ان کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کرنے کی بجائے آئین کے تحت گورنر پنجاب جنرل سروپ وزیر اعلیٰ پنجاب سے اعتماد کا ووٹ لینے کا تقاضا کریں گے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وہ پنجاب میں وٹو کو ہی وزیر اعلیٰ دیکھنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تبدیلی کی خبریں نواز شریف کا ڈس انفارمیشن سیل پھیلا رہا ہے۔

○ حکومت اور ایم کیو ایم کے درمیان بدھ کو سہ پہر چار بجے گورنر ہاؤس میں دوبارہ مذاکرات ہوئے۔ مذاکرات کا یہ دور تقریباً پونے تین گھنٹے جاری رہا۔ جس کے بعد دونوں مذاکراتی ٹیموں کے سربراہوں نے اس بات سے اتفاق کیا کہ مثبت نتائج کے سلسلے میں اہم پیش رفت ہوئی ہے۔

○ حکومت اور ایم کیو ایم کے درمیان ہونے والے مذاکرات کے بعد حکومتی ٹیم کے سربراہ این- ڈی- خان نے کہا کہ حکومت ایم کیو ایم مذاکرات میں مثبت نتائج کے سلسلہ میں اہم پیش رفت ہوئی ہے اب اعلیٰ سطح پر صلاح مشورہ کی ضرورت ہے جبکہ ایم- کیو- ایم ٹیم کے سربراہ اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ کوئی ٹھوس بات نہیں ہوئی مگر مذاکرات کو غیر تسلی بخش قرار نہیں دیا جا سکتا۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ شراکت اقتدار یا بلدیاتی الیکشن ایم کیو ایم کا کبھی بھی مقصد نہیں رہے۔ لندن سے اپنے جوابی بیان میں انہوں نے کہا کہ اس تجویز کا مطلب کراچی اور حیدر آباد میں انارکی کی سنگین صورت حال کے بارے میں بین الاقوامی رائے کو گمراہ کرنا ہے۔ اس طرح سے الطاف حسین نے بے نظیر کا پاور شیئرنگ فارمولا مسترد کر دیا ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ حکومت ایم کیو ایم مذاکرات کی کامیابی مشکوک ہو گئی ہے۔ بی بی سی نے مزید کہا ہے کہ وزیر اعظم کی پیش کش مسترد کرنا مثبت رد عمل نہیں ہے۔

○ سابق چیف جسٹس آف پاکستان نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ صدر کا یہ آئینی حق ہے کہ وہ اسمبلی معطل کر کے صوبائی اختیارات اپنے ہاتھ میں لے سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ صدر کو یہ آئینی حق بھی حاصل ہے کہ وہ گورنر صوبہ کو بھی انتظامات سنبھالنے کی ہدایت کر سکتے ہیں۔

○ نیٹو کے ۶۰ جنگی طیاروں نے سرایے وو کے مشرق اور جنوب میں واقع سرب ٹھکانوں پر بمباری کی۔ جس کے جواب میں سربوں نے سرایے وو پر گولہ باری کی۔ اور تقریباً ۴۰ دھماکوں کی آوازیں سنائی دی گئیں۔

○ نیٹو کے ترجمان نے کہا ہے کہ فضائی حملے کے دوران سربوں کے زیادہ تر ٹھکانے تباہ ہو گئے۔ یا انہیں نقصان پہنچا۔ جبکہ صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ سربوں کے خلاف فضائی حملے درست اقدام ہیں۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کو خواتین کی بیجنگ کانفرنس میں مہمان خصوصی کے طور پر مدعو کیا گیا ہے اور وہ کانفرنس میں پہلی تقریر کریں گی۔

○ پاکستان کرکٹ بورڈ الیون کے خلاف تین روزہ میچ کے پہلے روز سری لنکا نے پہلی اننگز میں پانچ وکٹوں پر ۲۵۲ رنز بنائے۔

○ ملی یکجہتی کونسل اور جمیعت علمائے اسلام (س) کے سیکرٹری جنرل سینیٹر مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ حکومت بیرونی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے دینی قوتوں کو کرش کر رہی ہے۔ انہوں نے تمام مذہبی جماعتوں سے اپیل کی کہ وہ مولانا ضیاء الرحمان اور دیگر علماء کی گرفتاری پر احتجاج کریں۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات خالد احمد کھرل نے اخبارات کی طرف سے ہڑتال کے اعلان پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم ڈیوٹی کم کرنے کے وعدہ پر قائم ہیں۔

اعلان داخلہ

الصادق ماڈرن (پری) نرسری سکول کی جونیئر نرسری کلاس میں داخلہ 12 تا 25 ستمبر ہوگا۔ بچے کی عمر 3 تا 4 سال۔ نیز ایک محنتی ہوشیار (آیا) BABY SITTER کی بھی ضرورت ہے۔

(مینجر)

ضرورت کاریگر

ایک کاریگر جو کہ واشنگ مشین، روم کولر اور پنکھوں کی مرمت کا کام جانتا ہو کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب قابلیت ہوگی
بھائی بھائی ٹریڈرز
الناصر مارکیٹ
ربوہ

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش اینٹنا خریدنے کے لئے
قیمت /9000 ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21- مال روڈ لاہور
فون: 7226508 - 7125089
7235175 - 7355422

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
■ ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ 906
کوٹھی نمبر 14/2 محلہ دارالبرکات ربوہ 555
■ ہر ماہ 12-11-10 تاریخ مکان نمبر 2029
گلی نمبر 32 سیکٹر 10/2-I- اسلام آباد
فون 415845
■ ہر ماہ 16-15 تاریخ قلعہ کالروالہ نارووال
مریدکے روڈ، سیالکوٹ
■ ہر ماہ 23-22-21-20 تاریخ محمود آباد
نزد پوسٹ آفس کراچی فون: 5889743
■ ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ
پرانی کوتوالی، ملتان
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
مشہور دواخانہ
جی۔ ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس، گوجرانوالہ
فون 254634 فیکس 219065

حبوب مفید اٹھرا	اکسیر اولاد نرینہ (کورس)	تریاق معدہ	روشن کاجل	سرمہ جواہر	ناصر دواخانہ ربوہ
/25، /75	/150	/15، /25	/6	/10	فون 21434-04524